



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ جون ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۹ ہجری دروزہ سوموار

نمبر شمار	مندرجات	صفیہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	وقتہ سوالات	۶
۳	رخصت کی درخواستیں	۲۲
۴	بحث ۹۷-۹۸ء پر عام بحث	۲۲
۵	مطالبات زر منظور ہوئے	۳۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی دسوال بحث

مورخہ ۲۲ جون مطابق ۱۳۱۹ صفر ۲۲، ۱۴ جنری (بروز یوں موادر)

بوقت صبح دس بجھر پینتائیس منٹ

زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان صوبائی اسمبلی ہال کوئی میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر : اسلام علیکم

تلاوت کامپیاک و ترجمہ مولانا اخوندزادہ عبدالتمیں

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالتمیں آخوندزادہ

حَمْدُ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الْعَزِيزِ

الْمَهْدُوُدُ لِكُلِّ الْكِتَابِ لَرَبِّيْ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْعَيْنِ
وَلَيَقِيمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمَعَارِزَ قُنْبَمْدِيْفَقُوْنَهَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أَنْزَلَ
إِلَيْكَ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْأُخْرَى هُمْ يُوْقِنُوْنَ

ترجمہ - یہ الف لام میم ہے، یہ کتاب الہی ہے، اس کے کتاب الہی ہونے میں کوئی شک
نہیں، ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان
لائے، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشتا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ما
علیہ لا ابلاغ

جناب اسپیکر : جزاک اللہ

جناب اسپیکر : بسم اللہ الرحمن الرحیم (وقہ سوالات) میر عبدالکریں نو شیر وانی سوال نمبر ۹ کے ادرایافت کریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: On his behalf:

۹ کے امیر عبدالکریم نو شیر وانی

کیا وزیر صحبت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندر نیشن ڈیوپمنٹ ایسوی ایشن کی جانب سے صوبہ کو جو قرضہ موصول ہوا ہے اس کا کچھ حصہ ہیلٹھ ڈیلوری سسٹم کے تحت مختلف اضلاع میں دفاتر اور رہائشگاہ کی تعمیر کے لئے دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فنڈ رو رقم سے کن کن اضلاع میں دفاتر اور رہائش گاہ تعمیر کے جاری ہے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحبت (وڈیرہ عبدالخالق)

(الف) بھی ہاں

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ فنڈ کے تحت مندرجہ ذیل اضلاع میں دفاتر اور رہائش گاہ تعمیر کے کاموں کی مخصوصی کی طبقے کی کارروائی جاری ہے۔

۱۔ لورالائی میں ڈوڑھل دفتر اور ۵ عدد ۱۸۔۱۸ اگریڈ کے ہنگلوں کی تعمیر۔

۲۔ ژوب میں ضلعی دفتر اور ۳ عدد ۱۸۔۱۸ اگریڈ کے ہنگلوں کی تعمیر۔

۳۔ قلعہ سیف اللہ میں ضلعی دفتر اور ۳ عدد ۱۸۔۱۸ اگریڈ کے ہنگلوں کی تعمیر۔

۴۔ بارکھان میں ضلعی دفتر اور ۳ عدد ۱۸۔۱۸ اگریڈ کے ہنگلوں کی تعمیر۔

۵۔ موی خیل میں ضلعی دفتر اور ۳ عدد ۱۸۔۱۸ اگریڈ کے ہنگلوں کی تعمیر۔

جناب اسپیکر : Answer taken has read: وزیر صحبت جواب دیں گے اگر کوئی

سوال ہے تو نہیں سوال ہے تو Any Supplementary . No supplementary next Mr Abdul Rahim Khan Mandokhel.

۳۔۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۸ء کے دوران گونئے شر کے مختلف سرکاری ہسپتاں اور یعنی، سول ہسپتال، بیلپر ہسپتال اور انہی میں سینوریم ہسپتال کے مختلف شعبہ جات سے ماہان اور سالانہ کل حاصل شدہ فیسوں کی آمدی کا الگ الگ شعبہ وار تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مختلف شعبہ جات سے حاصل شدہ آمدی کو کس مد میں خرچ کیا جا رہا ہے کیا اس آمدی سے ہسپتاں اور مریضوں کو کیا سوت میر کی گئی ہے اگر جواب نہیں ہے تو مجموعی طور پر اب تک کل مکمل فنڈنگ میں جمع ہوا ہے کیا حکومت اس فنڈ کو کرج کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت (وڈیرہ عبدالحالق)

(الف) سال ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۷ء اور ۱۹۹۸ء کے دوران گونئے شر کے مذکورہ ہسپتاں سے حاصل شدہ مختلف فیسوں کی کل رقم کی ماہانہ اور سالانہ شعبہ وار فریتیں مسلک ہیں۔

(ب) مذکورہ حاصل شدہ رقم کو حکومت کے خزانے میں مردودہ طریقہ کار کے مطابق جمع کرایا جاتا ہے اب تک اس میں جو رقم جمع ہوئی ہے اسکی فریتیں جیسا کہ جزو (الف) کے جواب میں مذکور ہے آخر پر مسلک کی گئی ہیں جہاں تک اس فنڈ کو خرچ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ چونکہ یہ فنڈ حکومت کے خزانے میں جمع کر دیا جاتا ہے لہذا الحکمہ صحت اس کو خرچ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : جواب پڑھا ہوں التصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب اسپیکر سے ہے جناب دا لایہ جو مختلف رقم انہوں نے مختلف ہپتا لوں میں جمع کی کیا وزیر صاحب بتائے ہیں کہ انہوں نے خود ان کی چینگ کی ہے؟ جو کچھ ان شعبوں میں جور قم انہیں ملی ہے؟

جناب اسپیکر : جی وزیر صاحب

وڈیرہ عبدالخالق : جی میں نے چیک کی ہے تفصیل گئی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر : آپ نے بذات خود چینگ کی ہے؟

وڈیرہ عبدالخالق : جی ہاں میں نے چینگ کی ہے۔

جناب اسپیکر : اگاسوال بھی مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب کا ہے۔

۷۳۶، مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بحث ہے ملکہ صحت اور اس سے متعلق مکاموں رکاوتوں میں جاری ہے اور مرمت و دیگر اسکیم پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پر اجیکٹ کیلئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیرہ ترقیات فذر کی اسکیم پر اجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء تا ۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا عمل کرو، فیصلہ حصہ چیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تجوہیں وغیرہ ان تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام را اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ کمل نہیں ہوا ہے اس کی وجہات کیا ہیں؟

وڈیرہ عبدالناصر

(الف) روایتی سال ۱۹۹۷ء، ۹۸ کے دوران مکمل ہڈائی گذشتہ سالوں سے جاری اسکیوں کی تفصیل ذیل فہرست میں درج ہے۔

(ب) نہ کو رہمدت کے دوران کسی نے ترقیاتی کام کا اجزاء پوجہ مالی مشکلات نہیں کیا ہے ابھا مطلوبہ معلومات کا جواب فتحی میں ہے۔

صلح وار کاموں کی تفصیل برائے سال ۱۹۹۷ء-۹۸

کام کا نام	محکمہ رہنمائی	تغییرات اگت	محکمہ رکاواتی کمیٹی رقم	ترقیاتی حادث	صلح کوئے
------------	---------------	-------------	-------------------------	--------------	----------

اویڈیت کی سولیات کو میرزا ایش اے
نے گودامی تعمیر بھجا ہے۔

صلح پشین

کام کمل ہو چکا ہے	ڈسٹرکٹ بیوی کو رز	میرزا حاجی سلطان محمد	۰۲۲	۰۲۸	۰۷۹۲۳
ہسپتال کی حصہ سی مرمت					

صلح چاغی

کمل ہو چکا ہے	ڈسٹرکٹ بیوی کو رز	میرزا عبد الجباری	۰۰۰	۰۰۰	۰۷۴۰۰
ہسپتال کی حصہ سی مرمت					

صلح تزویب

کام ہدایت ہے۔	آزادی ای ایکن	میرزا حاجی طریف خان	۱۴۳۳۲	۰۲۸۶۱	۰۰۰
کے تحت افسوس ہنگامہ مرمت سین زنی					

صلح موسی خیل

کام کمل ہو چکا ہے	آزادی ای ایکن	میرزا نک آفتاب ایڈ کو	۰۰۰	۰۰۰	۰۷۴۰۰
ہسپتال کی حصہ سی مرمت					

صلح موسی خیل

کام چاری ہے۔	آزادی ای ایکن	میرزا نک بہت خان	۱۴۳۳۹۰	۰۶۰۳	۰۰۰
--------------	---------------	------------------	--------	------	-----

کے تحت دفتر ورثگوں کی تغیر

۵۰ سترہوں کے ہپتال میرزا گل زمان

کی تغیر

صلح قلع سیف اللہ

ڈسٹرکٹ ہیدز کو اڑ بیسرز حاجی نور محمد ایڈز سترے ۶۸۸۷۔۰۶۸۹۔۱۶۔۵۰۰
ہپتال میں خصوصی مرمت

۵۰ سترہوں کے بیسرز حاجی نور خان کبزی ۲۱۔۵۰۰ ۱۹۔۷۶۵ کام جاری ہے۔

آراجی ہی ڈی ایس کے بیسرز حاجی نور محمد ایڈز سترے ۱۱۔۹۱۹ ۱۹۵ کام جاری ہے۔
تحت دفتر ورثگوں کی تغیر

صلح بارڈ کھان

آراجی ہی ڈی ایس بیسرز سیر محمد خالد گھور ۲۔۰۲۶۔۱۳۲ کھجور ان
کے تحت دفتر ورثگوں کی تغیر

ڈسٹرکٹ ہیدز کو اڑ ہپتال بیسرز حاجی نور حسین ۰۔۳۶۸ کام مکمل ہو چکا ہے
کی خصوصی مرمت

لور الائی

آراجی ہی ڈی ایس بیسرز حاجی طریف خان ۷۔۳۳۔۳۲۵۔۱۲۔۸۲۵ کبزی
کے تحت دفتر ورثگوں کی تغیر

ڈسٹرکٹ ہیدز کو اڑ ہپتال بیسرز منی وہ ۰۔۱۳۱۔۱۔۹۰۰ کام مکمل ہو چکا ہے
کی خصوصی مرمت

ڈسٹرکٹ ہیدز کو اڑ ہپتال بیسرز محمد اسلم آنکھوڑی ۱۴۰۰ کام مکمل ہو چکا ہے
کی خصوصی مرمت

کو ھلو nil

ڈیرہ بیج فی پر

ڈسٹرکٹ ہیدز کو اڑ ہپتال بیسرز انور خان ۰۔۷۰۰۔۰۔۷۰۰ کام مکمل ہو چکا ہے
کی خصوصی مرمت

قلات

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا محمد علی شاہ بولنی ۰۰۰۰۰
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ

خضدار Nil

مستونگ nil

اسپیلہ

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا سیف اللہ ۰۰۰۰۰
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ محمد شمسی

نصیر آباد

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا عالی ۱۴۸۰
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ مراد جمالی

معزفر آباد

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا سوریخان ۵۵۷۳
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ

بولان

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا فتح ایزد ۰۳۸۷
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ برادر ز

جمل گمکی

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا حکیم محمد جتوئی ۶۰۰
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ

ترہت

ڈسٹرکٹ ہینڈ کوارٹر ہسپتال میرزا ناصر احمد ۱۴۷۰
کام مکمل ہو چکا ہے کی خصوصی رپورٹ

سازکرہ کوارٹرز

جنگلور

کام تکمیل ہو چکا ہے	۵۰٪	۷۰٪	۸۰٪	۹۰٪
کام تکمیل ہو چکا ہے	۳۰۰	۲۷۰	۲۴۰	۲۱۰

سازکرہ نفیر محمد کی خصوصی رپورٹ

جناب اسپیکر : وہ قسم کے کام ہیں ایک ہے New Works نہ وہ کس اور دوسرا مرمت وہ فرمادے ہیں کہ آپ کے جو نئے کام ہیں ان میں سے کوئی تکمیل ہوا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : ان میں کچھ کام ابھی تک چل رہا ہے جن میں ہمارے MSD سنور کا ہے ابھی شروع کیا ہے پہلے اس کے لئے فنڈز نہیں تھے ابھی جو پہلے ملابے کام شروع کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا میری بات یہ ہے کہ جو کام ہے جیسا کہ آخر نمبر اپر دیا ہوا ضلع کوئٹہ کا دوبارہ A-PC منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے پھر اس کے بعد جناب والا ضلع ژوب میں کام جاری ہے۔ موی خیل میں کام جاری ہے میں یہ کہ رہا ہوں کہ جو نئے کام تجویز تھے ان میں سے کوئی کام تکمیل نہیں ہوا۔

وڈیرہ عبدالخالق : جناب دو سال کی مدت ہوئی ہے ان کام کو تکمیل کرنے کے لئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ جو کام ہو رہا ہے ان میں سے کوئی کام آپ نے دیکھا ابے اور اس کا کتنا پر سعی تکمیل ہوا ہے؟

وڈیرہ عبدالخالق : تقریباً کسی کا ۵۰% ۵۰% نیصد تکمیل ہے اور ان کے لئے دو سال کی مدت رکھی ہوئی ابھی ایک سال میں کیسے تکمیل ہو گئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : آپ نے کیوں یعنی اس کا کام جو بے۔

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان دیکھیں۔ کام تو ایک نئی تغیر ہے اور دوسری مرمت کا کام ہے دو چیزیں ہے۔ نئی تغیر کے لئے وہ کہتا ہے دو سال کا عرصہ ہے۔ جواب تو انہوں نے دے دیا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ اسے میں آپ دیکھیں یعنی جو بھت کا کام ہے محکم صحت کا ہے یاد و سروں کا وہ بعد میں دیکھیں گے کوئی کام ابھی تک آپ سمجھے شروع نہیں ہوا۔ اب دو سال میں جب ابھی شروع نہیں ہے تو ایک سال باقی رہتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے ۳۱ نومبر ۱۹۹۸ء تک۔

وڈیرہ عبدالخالق : نہیں جی کام تو سارے شروع ہیں لیکن اس کے مکمل ہونے کے لئے دو سال کی مدت ہے آپ بتا سکتے ہیں کہ کونسا کام شروع نہیں ہوا ہے میں کہتا ہوں کام شروع ہے لیکن مکمل ہونے کے لئے دو سال درکار ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میں یہ کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی کام آپ نے کیا ہے آپ خود لکھتے ہیں مثلاً دوبارہ PCI منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آئئم نمبر اب ہے اس کو PCI منظوری کے لئے دوبارہ بھیجا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : یہ ابھی اس سال کی ہے پہلے کے جو کام ہیں ۱۹۹۹ء-۹۸ء
جناب اسپیکر : نہیں جواب ہے اس کو مد نظر رکھ کر وہ یہ کہ رہے ہیں کہ آپ کے جواب کا پسل آئئم ہے اور نئے گوداں کی تغیر اس پر کام شروع نہیں ہوا بلکہ PCI دوبارہ منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : وہ آدھا مکمل ہے اور نزدیک ہے لیکن اسکے مکمل ہونے کے لئے دو

سال کی مدت در کاربے کام شروع ہے اور تقریباً پچاس فیصد کام ہوا ہے۔

جناب اسپیکر :- لیکن اسے مکمل ہونے کے لئے دو سال کی دمت در کاربے کام شروع ہے اور تقریباً ۵۰ فیصد کام ہوا ہے۔

جناب اسپیکر :- پیسی اسے منظوری کے بعد کام شروع ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل :- آپ نے کوئی کام کیا نہیں؟

وڈیرہ عبدالخالق :- جناب گودام یہاں نزدیک اس کا تقریباً پچاس فیصد کام ہو چکا ہے لیکن اس کی دو سال کی مدت ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل :- بہر حال جناب والا دو سال کے لفظ سے کوئی مطمئن نہیں ہوتا ایک سال گزر گیا ہے اور پیسی اسے بغیر کام شروع ہوا۔

جناب اسپیکر :- آپ تسلیم کر لیں کہ دو سال میں ہو جائیگا وہ کہتا ہے کہ ہم کردینگے

عبدالرحیم خان مندو خیل :- جناب والا میں مرمت کا اس سے پوچھوں گا کہ آپ مرمت کا تائیں کہ کون کام جا آپ نے چیک کیا ہے جیشیت وزیر؟

وڈیرہ عبدالخالق :- ہمارے آدھے کام تقریباً مکمل ہیں میں نے مستونگ کو چیک کیا ہے قلات کو چیک کیا ہے اور کونہ میں ہیلپر کو چیک کیا ہے اُنی سینوریم کو چیک کیا ہے سول کو چیک کیا ہے کام چل رہا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل :- وزیر صاحب فرمادے ہیں کہ سول کو میں نے چیک کیا ہے وہ ویران پڑے ہوئے ہیں جناب والا ہسپتال ویرانے ہیں۔

جناب اپنیکر : مرمت کے کام وزیر صاحب کرتے ہیں کہ میں نے تین چار جگہ چیک کیا ہے
عبدالرحیم خان مندوخیل : مرمت تو ایک سال کے اندر ہوتے ہیں مرمٹ کو دوسرے سال کے لئے نہیں چھوڑتے۔

۳۸۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صحبت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء میں کے دوران صوبائی مرکزی ادویات اسٹور سے بھرے صحبت اور اس سے غسلک حکوموں، اداروں کی جانب سے مختلف اضلاع کو بھجے گئے مختلف ادویات کی تعداد (مقدار) کی ماہانہ رسمائی یاد گیر کوئی مقررہ مدت کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) نہ کورہ بالا مدت کے دوران تمام ضلعی مرکزوں سے مختلف اضلاع کے مختلف ہستاولوں میں ایچ یورول ہیلتھ سینفر ز اور دیگر اداروں کو ماہانہ رسمائی ریا کوئی مقررہ مدت کے دوران بھجے گئے مختلف ادویات کی تعداد کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) نہ کورہ مدت کے دوران تمام ضلعوں نے نہ کورہ ہستاولوں میں ایچ یورول ہیلتھ سینفر ز اور دیگر اداروں میں مریضوں کو ماہانہ رسمائی ریا کوئی دیگر مقررہ مدت کے دوران مختلف ادویات کی تفصیل کی مقدار (اعداد) کی تفصیل کیا ہے؟

وڈیرہ عبدالخالق

(الف) نہ کورہ مدت کے دوران محلہ صحبت کے مرکزی ادویات اسٹور سے مختلف اضلاع، ہستاولوں کو سہ ماہی جیاڑ پر مختلف مقدار میں فراہم کی گئیں جن کی مالیت کی تفصیل ان کے سالانہ بھت کے فراہم کی گئیں جن کی مالیت کی تفصیل ان کے سالانہ بھت کے مطابق ذیل ہے

سید بیک پیر نہذارت سنگھن	جنت سال ۱۹۹۷ء	جنت سال ۱۹۹۸ء	جنت سال ۱۹۹۹ء	نون
۴۳۷۲۴۲۸۰	۱۸۲۲۱۸۱۲	۲۵۲۵۳۷۷۵۰	۳۹۵۳۷۲۱۰۲	
۲۰۵۱۳۱۴۲	۲۲۳۴۳۷۵	۸۰۹۶۵۰	۸۱۹۵۰۰۰	
				سید بیک پیر نہذارت سنگھن

۸۰۰,۰۰۰	۱۹۰,۰۰۰	۱۴۳۵۰۰	بینہ کو رہ چھال قات میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۸۰۰,۰۰۰	۲۷۰,۰۰۰	۱۹۰۵۰۰	بینہ کو رہ چھال توب میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۴۰۰,۰۰۰	۴۰,۰۰۰	۱۸۳۰۰,۰۰۰	بینہ کو رہ چھال گور میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۴۰۰,۰۰۰	۸۰,۰۰۰,۰۰۰	۱۴۳۵۰۰	بینہ کو رہ چھال نو فحی میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۸۰۰,۰۰۰	۱۶۰,۰۰۰,۰۰۰	۱۴۳۵۰۰	بینہ کو رہ چھال و حمل بینہ کو رہ چھال غار
۸۰۰,۰۰۰	۲۰۰,۰۰۰	۱۶۳۵۰۰	بینہ کو رہ چھال غاران بینہ کو رہ چھال غاران
۱۰۰۰,۰۰۰	۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰	۲۰۵۳۶۵۰	بینہ کو رہ چھال بخشن بینہ کو رہ چھال بخشن
۴۰۰,۰۰۰	۲۵۰,۰۰۰	۱۲۴۳۷۵۰	بینہ کو رہ چھال با خوار میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۹۰۰,۰۰۰	۲۲۳,۱۱۲۰	۱۸۸۷۵۰۰	بینہ کو رہ چھال پر ۹۰ فی میڈیکل سر جنڈت اسٹرک
۹۵۰,۰۰۰	۲۲۹,۱۱۲۰	۱۹۰۱۲۵۰	بینہ کو رہ چھال بخوار بینہ کو رہ چھال بخوار
۹۰۰,۰۰۰	۲۳۰,۰۰۰	۱۸۲۳۷۵۰	بینہ کو رہ چھال اسٹرک
۹۰۰,۰۰۰	۲۳۰,۰۰۰	۱۸۲۳۷۵۰	بینہ کو رہ چھال بخا شیر
۹۰۰,۰۰۰	۲۳۰,۰۰۰	۱۸۲۳۷۵۰	بینہ کو رہ چھال اسٹرک
۱۹۷۹۰۰۰	۱۶۳۱۹۵۰	۱۶۱۸۲۵	آفس اپارٹمنٹ کھروں پر گرامیں پختن کو رک پہنچان پیٹک میٹھے کھوں کو رک
	۱۶۸۱۲۲۵	۱۶۸۱۲۲۵	پر اوپھل بیٹھ اسی آئی پیدھ پختن کو رک
	۱۳۲۴۵۰	۱۳۲۴۵۰	اچدھج گور حست پیک الٹھنڈ کو رک
	۱۰۰,۰۰۰	۱۰۰,۰۰۰	مالی خام گارہ چھال حب
۱۶۸۲۳۴۲	۲۳۲۹۸۰۰	۲۳۲۹۸۰۰	ٹلکی ۴۳ سست آوران
۲۰۲۲۳۶۸	۳۸۸۹۳۸۰۰	۳۸۸۹۳۸۰۰	ضتو: ۴۳ حست تارہ مہداش

(ب) مددگارہ مدلت کے دوران تمام ادارہ صحت کو سہ ماہی کے حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

تحصیل ہسپتال ۱۰۰۰۰۰۰۰، روول ہیلتھ سینٹر ۸۰۰۰۰، جیادی مرکز صحت ۳۰۰۰۰، سول ڈپنسری ۲۰۰۰۰

(ج) ملک صحت صوبہ بلوچستان کی ضرورت کے مطابق سالانہ ادویات خریدتا ہے اور بعد میں اضلاع کی ضرورت کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی ڈیمانڈ رجسٹر کے مطابق ان کو ادویات دی جاتی ہیں ضلعی آفیسر ان بعد میں نہ کورہ اداروں کو مقررہ رجسٹر کے مطابق ادویات فراہم کرتے ہیں مزکورہ اداروں کے لاراج صاحبان مریضوں کی تشخیص کرنے کے بعد انہیں ادویات فراہم کرتے ہیں اور فراہم کردہ ادویات کا باقاعدہ اپیڈیکر جسٹر میں روزانہ اندراج مطابق نہ کیا جاتا ہے۔

جناب اپنیکر: جواب کو پڑھا ہو القصور کیا جائے۔ کوئی ضمیح سوال

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب والا وزیر صاحب یہاں فرمادی ہے ہیں کہ انہوں نے یہ جو مختلف میڈیکل پرنسنڈ ٹس ہیں ہسپتاں کے، سول سندھ میں ہسپتال پر اوپشنل میڈیکل پرنسنڈ ٹس تھی، میں نیو ریکم ہسپتال، اسی طرف بھر ضلعی ہاٹلم اور بھر آخر میں انہوں نے لکھا ہے فرمایا ہے کہ وہ تحصیل کے ہسپتال کو ایک لاکھ روپے کی دوائی سہ ماہی دیتے ہیں روول ہیلتھ سینٹر کو صفحہ ۱۶ پر اسی ہزار اور مرکز صحت ۳۰ ہزار سول ڈپنسری ۲۰ ہزار اور وزیر صاحب تمام صوبے میں ایک ضلع ایک میڈیکل پرنسنڈ ٹس اور ایک روول ہیلتھ سینٹر ایک پسک ہیلتھ سینٹر کوئی تاسکیں کہ انہوں نے اپنے بھائیں کی ہے اور ان پسکھن ان کے دستخط ہیں کوئی رجسٹر لاسکتے ہیں کہ یہ دوائی ان میڈیکل پرنسنڈ ٹس نے جس طرح تقسیم کی ہے جس طرح ضلعوں سے روول ہیلتھ سینٹر ڈپنسری، پسک ہیلتھ سینٹر میں کس طرح یہ دوائی گی انبے

جناب اپنیکر: یعنی ادویات کا سورچ چیک کیا ہے یا نہیں کیا ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل: چیک کیا ہے اور اس میں کیا وہ رجسٹر ان کے روکارڈ کا دیکھا سکتے ہیں اپنے بھائیں کا

وڈیرہ عبدالخالق : جناب میں نے سارے علاقوں کا دورہ کیا ہے تقریباً اگر پورا بلوچستان
میں تقریباً دو چار ڈیڑھ کا ہم نے دورہ کیا ہے رجسٹر بھی چیک کیا ہے لوگوں سے پوچھا بھی ہے کہ
اس حساب سے سب کو دوائی مل گئی ہے

جناب اپسیکر : کتنے میں فزیکل چینگ کی ہے کہ رجسٹر کے مطابق پڑا ہوا سبور میں سامان
اور تقسیم صحیح ہو رہا ہے یہ آپ کا سوال ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : میر اسوال یہ ہے کہ دوائی کی تقسیم ایک ضلع کی آپ
ہتھیکے ہیں کہ تمام صوبے میں کس ضلع کے آپ نے اپنے کی اور اس کا نسبتمند ریکارڈ آپ
اسیلی کو پیش کر سکتے ہیں اسی طرح دوسرے اور اول ہیئتھے سینٹر

وڈیرہ عبدالخالق : وہ صحیک ہے آپ نے ریکارڈ تو پسلے نہیں مانگا ابھی ریکارڈ مانگتے ہیں ہم
ریکارڈ بھی پیش کر سکتے ہیں اگر آپ ریکارڈ مانگتے ہیں تو ہم ریکارڈ بھی پیش کر سکتے ہیں ہم نے کئی
ضلعوں کو چیک کیا ہے بالکل منصفانہ تقسیم ہوئی ہے آپ نے ریکارڈ پسلے نہیں مانگا ہے اگر آپ
مانگتے تو ہم پیش کر دیتے

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا وزیر صاحب پھر یہ دکھائیں گے یعنی تمام
ضلعوں کا ان کے لاک بک صحیک ہے میں تمام ضلعوں کا آپ سے روکوئیں کروں گا اور تمام
میڈیکل پرنسپلز کا اور ان کے روول ہیئتھے سینٹر

جناب اپسیکر : صحیک ہے شکریہ جی اگلا سوال مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

۳۸۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ صحت اور اس سے متعلق محکموں راداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت

میں کل کس قدر گریڈر، بلڈوزر، رگ مشین موجود ہیں نیز خراب میشینوں کی تعداد، مدت خراں، صحیح اور خراب میشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء میں ۳۱۷ء کے دوران مذکورہ جد بالا گریڈر، بلڈوزر، رٹریکٹر، رگ مشینوں نے پہلی بھی شعبہ ماہنہ کس قدر لکھت کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ میشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکٹر کلو میٹر، مکعب فٹ اور رقم وغیرہ) کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر صحت

اس سوال کا مکملہ ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۸۵ کرنے ہیں کہ اس سوال کا تعلق مکملہ ہذا سے نہیں ہے فتح ہے اگلا چیز جی مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

۱۷۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر اطلاعات و نشریات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ماہی سال ۹۸۔۹۹ء کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی جمع سے مکمل اطلاعات و نشریات اور اس سے متعلق مجموعوں، اداروں میں جاری، تھے اور مرمت و دیگر ایکیموں، پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر ایکیم، پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی فنڈز کی ایکیم، پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) کیم جولائی ۱۹۹۸ء میں ۳۱۷ء کے دوران مذکورہ ہر ایکیم، پراجیکٹ کے کام کو مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار اگر ہو اور اس کام کپر اب تک ادا شدہ رقم شامل تجوییں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام، ایکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں

وزیر اطلاعات و نشریات

(الف) ماں سال ۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی جٹ میں مکمل اطلاعات لکھیل و شافت کو مبلغ ۱۳ لاکھ روپے برائے تعمیر سینئر یم برائے سوراب (ضلع فلات) منقص ہوئی ہے اس رقم میں سے اس ماں سال کے دور نا صرف ۱۴ لاکھ روپے ریلمیز ہوئے ہیں

(ب) کم جوالی ۱۹۹۸ء تا مئی ۱۹۹۸ء کو رہ بالا اسکیم کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ۷۵٪ اور دیگر معلومات درج ذیل ہیں۔

اسکیم کے لئے منتظر شدہ رقم مبلغ ۱۳ لاکھ
اسکیم کی تاریخ منتظری ۱۹۹۸ء ۵۔۸

ماں سال میں اسکیم کے لئے جو رقم ریلمیز ہوئی ہے مبلغ ۱۴ لاکھ روپے
تاریخ ریلمیز فروری ۱۹۹۸ء

لست

اسکیم کے کام کا مکمل فیصد حصہ: اسٹینڈ یم کے لئے ۲۰۰ آر ایف الی باؤنڈری وال مکمل وچکی ہے
محیکدار کا نام: اختر نواز

محیکدار کو اب تک ادا شدہ رقم: مبلغ ۱۲ لاکھ روپے
اسکیم ہذا کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجہات: اسکیم ہذا کے لئے مبلغ ۱۴ لاکھ روپے
ماہ فروری ۱۹۹۸ء میں ریلمیز ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسکیم پر کام تاخیر سے شروع ہوا۔

جناب اپنیکر: کوئی ضمنی سوال جواب کو پڑھا ہو اتصور کیا جائے

عبد الرحمن خان مندو خیل: اصل میں یہ تمام کام ایس اے اس سال کا جیسا کہ اس
ایک مسئلہ صاحب کے فروری میں پیسے ریلمیز ہوئے ہیں وہ بھی سات لاکھ کیا و جو بات ہیں کہ یہ
پیسے کتنے لیٹ ریلمیز ہوئے ہیں

جناب اسپیکر : کون صاحب اس کا جواب دینگے

پرنس موسیٰ جان : سرفناصل پرائم جب وہ پیسے ریلیز ہوئے ہیں تو کام بھی شروع ہے
آپ دیک رہ ہیں اس میں توبہ کچھ دیا ہوا ہے

جناب اسپیکر : پسلے نہیں ہوئے اب ہوئے ہیں نہیں ہے جی مردانی سیکریٹری صاحب اگر
کوئی درخواست ہو رخصت کی تو پڑھ دیجئے

رخصت کی درخواستیں

سیکریٹری اسمبلی : میر عبدالکریم نوشیر والی صاحب نے درخواست کی ہے کہ چونکہ وہ
کراچی گئے ہیں اس نے ۲۲ جون سے ۷ جون تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آئندہ رخصت منظور کی جائے
رخصت منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلا ایجمنڈا ختمی میزانیہ بام سال ۹۸-۹۹ء اس پر حث ہو گی جو ممبر
حضرات آج حث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ہم کھوادیں یا کھرے ہو جائیں ہم نام لکھ لیں
گے آپ بتاؤ یجھے جو جو اس ختمی میزانیے پر حث کرنا چاہتے ہیں بات کرنا چاہتے ہیں اپنے نام
کھوادیں کھرے ہو جائیں مولانا اللہ دا خیر خواہ صاحب۔ عبدالرب حیم خان مندو خیل اور کسی
صاحب نے بات کرنی ہو نہیں ہے جی اس کے بعد وزیر خزانہ صاحب آپ تو ہو گئے تو میں فلور
مولانا اللہ دا خیر خواہ کو دیتا ہوں کہ آپ اپنی حث یجھے ختمی میزانیے پر

مولانا اللہ دا خیر خواہ : جناب اسپیکر معزز اکیں میں جس اجلاس کی ابتداء میں یہ
عرض کرنا چاہوں گا کہ اگرچہ میں خود حکومت کا حصہ ہوں اپنے اور اپنے ساتھیوں سے یہ میری

گزارش ہو گی کہ جو جھٹ پاس کیا گیا ہے وہ یقیناً بھریں جھٹ ہے لیکن اسکے بھریں ہونے کا دار و مدار اس جھٹ کی حفاظت پر ہے اگر جھٹ کی حفاظت نہیں کی گئی اسے غلط طور پر استعمال کیا گیا تو یقیناً اس جھٹ کے جو فائدے ہیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جائیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے وزیر خزانہ بنوں لکھ کے جزاں کا مالک ہو تو کیونکہ میں اس کی حفاظت جانتا ہوں میں اسکا حساب کتاب رکھنا جانتا ہوں اس کا علم میرے پاس ہے اور حضور فرماتے ہیں حالات وہ قوم وہ شخص کبھی محتاج نہ ہوا جس نے درمیانہ روی سے کام لیا اس بارے میں بھی کہوں گا کہ اس جھٹ کو درمیانہ روی کے ساتھ اگر بنایا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی اسی انداز سے ہو تو انشاء اللہ یہ جھٹ بہت سے مسائل حل کروں گا شکریہ

جناب اسپیکر : میں فلور عبدالرحیم خان مندو خیل کو دیتا ہوں

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ضمنی جھٹ پر مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا مجموعی طور پر تو جو جھٹ ہمارے سامنے تھا اس کے نقائص اس کے ثابت پوائنٹس جو بھی تھے لیکن ایک بات مجموعی طور پر اس جھٹ کی یہ ہے کہ تمام سلامیں اس جھٹ پر کوئی عمل ہی نہیں ہوا یعنی یہ آئندہ کیا ہے اس سالاں جھٹ پر بات ہم کر یعنی لیکن اس میں ضمنی میں عملاً کوئی کام نہیں ہوا اسکے ساتھ جناب والا درسری بات یہ ہے کہ آپ یہاں اس کو دیکھیں گورنمنٹ خود تسلیم کرتی ہے جو جھٹ انہوں نے بنایا تھا اس جھٹ کی جو آمدی صوبے کی ہوئی چاہئے تھی وہ آمدی صوبے کی نہیں ہوئی ہے ایک نقطہ یہ ہے کہ تمیں کروڑ روپے کے نہیں آئے اور تمیں کروڑ روپے کے کیوں نہیں آئے جناب والا اسلئے کہ سیپ کے پروگرام پر عملدرآمد نہیں ہوا یعنی یہاں افسوس کا مقام نہیں ہے کہ ہمارا یہ غریب صوبہ ہے کہ اسکے لئے کوئی رقم آپ ہم جو کہتے ہیں پچکوں لے کر ہم پھرتے ہیں ہمارا اندازہ تھا کہ سیلپ سے ۳۰ کروڑ روپے میں گے لیکن ایک کروڑ ۵۸ لاکھ روپے ملے اور اس کی بڑی اور بجادی وجہ جناب والا ہے کہ سیپ کے منصوبوں پر عمل درآمد بخیں کافی کی آئی اسکی ذمہ دار گورنمنٹ ہے آپ کو جو

اتھی رقم پیلک نے اپنے آپ پر بیکھیر لگ کر یا قرضھے لے کر قرضوں کا بھی آپ کے سامنے ہیں کہ اربوں روپے قرضھے ہے اور ایک سال میں ہم اربوں روپے پے منٹ کرتے ہیں قرضھے کے اور سود کے اور جو ہیں آپ نے تمیں کرو رہا تو پے کا کام نہیں کیا اس کے ساتھ جو ہمارے اپنے مجھے ہیں مطلب زراعت پوچھڑی کی دوسرا سے جو ہمارے اپنے ذرائع ہیں بالکھ میں یہ گور نمنٹ کو کہنا چاہو ٹکا کہ صرف عوام پر بوجھ ڈال کر ان پر بیکھیر ان کے وسائل صرف ہاں ڈولپٹھ جو ہتھ میں اربوں روپے خرچ کر کے عوام کے لئے کوئی سوت نہ ہو اور پھر عوام کے اپنے جو ذرائع ہیں اسے آمدی نہ ہو یعنی ذرائع کے آپ خود سے دیکھ سکتے ہیں کہ مجھے ذرائع کی مدد میں وصولی ہے اگر وہ روپے رکھی گئی لیکن آنحضرت کروڑ اکیس لاکھ ملیں گے یعنی ہ تو گور نمنٹ کی ذمہ داری ہے یہ اس کی زندگی داری ہے اس کا پیدا کی ذمہ داری ہے کہ وہ واقعی ایک تو پہلے جو ہتھ میں آپ نے ایسا یعنی کیوں کیا اگر آپ کے پاس واقعی آپ کے ذرائع صحیح ہیں کہ اتنے نہیں ہیں اور آپ نے یہاں ہاؤس کو غالباً انفار میشن دی اور آپ نے کہا کہ سترہ کروڑ روپے ہمیں وصول ہونگے ذرائع سے اور یہاں آپ آنحضرت کروڑ روپے ہو گئے پہلے سے آپ کو یہ دیکھنا چاہئے تھا لیکن آپ نید بیکھابالجھ آپ نے ہوئے ضمطراً سے یہ ثابت کیا کہ یہ بالکل ہمارے ذرائع ہیں لیکن عملایہ ہیں کہ آپ کے یعنی نو کروڑ روپے نہیں ہیں نو کروڑ روپے مجھے نے غائب کے مجھے کے سیکریٹری صاحب نے غائب کے یا مجھے کے منشی صاحب نے غائب کے اسی طرح جناب والا باقی تمام آپ دیکھ سکتے ہیں زرعی فارمز یعنی واضح الفاظ ہے کہ کاغذوں پر بس کاغذ پر یہاں جو پیلک پسے خرچ کرتی ہے زرعی فارمز پر اس کا حاصل تو پیداوار دیگئے اتنی آمدی دیگئے یعنی یہاں جو پیلک پسے خرچ کرتی ہے زرعی فارمز پر اس کا حاصل تو اسے ہوتا چاہئے اس کو کوئی حاصل نہیں مل رہی یعنی جس کی ذمہ داری گور نمنٹ پر ہے جس کی ذمہ داری متعلقہ منشی صاحب پر ہے اور یہ جو ہم کہتے ہیں یا بھوئی طور پر ہمارے ملک میں اور پھر ہمارے صوبے میں کہ یہ کرپشن کیا ہے کروڑوں روپے زرعی فارمز کے نہیں مل رہے ہیں کیوں نہیں مل رہے ہیں کون اس میں شامل ہیں وہ کون تھے جنہوں نے یہ پیسہ اور پیلک کا پیسہ کھایا اور پروڈکشن نہیں کی یہ ذمہ داری جناب والا گور نمنٹ پر ہے اسی طرح لا یو اسٹاک اسی طرح

پولیٹری فارم یہ تمام ہمارے باقاعدہ فارمز ہیں اور ان پر خرچہ ہوتا ہے اور ان پر جو خرچہ ہاں ذوقپخت میں تجوہ ہوں کا ہوتا ہے وہ کروڑوں روپے کا ہے اور ان کو باقاعدہ ذوقپخت کے لئے یہاں رقم بھی دی جاتی ہے وہ رقم اپنی طرف سے ختم یعنی جو وصولی ہے وہ نہیں ہے اس طرح جناب والا یعنی ہمارے صوبے کی اپنی آمدنی خود تسلیم کرتے ہیں ۵۳ کروڑ روپے کم ہیں اس کی ذمہ دار گورنمنٹ ہے اسکی ذمہ دار کا پیدا ہے جناب والا اس کے ساتھ یہ قرضہ جو ہے میں نے جو دیکھا بار بار اس پر سوچا کہ شاید میں غلط ہوں پھر بھی میں نے بار بار اسکو دیکھا یعنی جناب والا سوداں سال کا ۸۴ کروڑ ۳۷ لاکھ ۱۵ ہزار اس سال کے لئے سودا اکرنا تھا یعنی ۷۰۹۸،۹۷ یعنی ابھی سود کی رقم پورے پر سفت باقی ہے ۸۶ کروڑ ۳۷ لاکھ ۱۵ ہزار مزید سود یعنی آپ نے -Estimation کیوں نہیں کی میں نے تو اس کو بار بار چیک کیا کہ شاید میں غلطی پر ہوں لیکن میں اس نتیجے پر سچا کہ ایسا ہی ہے ۸۶ کروڑ روپے سود کا ادا کرنا تھا اور ۸۶ کروڑ اب اس پر مزید یعنی سود ہے یا پھر وہ مجھے کیجھ کر لیجئے ۸۶ کروڑ روپے آپ نے کیوں Estimation نہیں کی گئی کہ آپ سے اتنا سود مزید لیا جائیگا آپ نے کیوں یہاں صحیح پوزیشن نہیں تاکی اسکی میں اس طرح جناب والا ان کا جو بحث ہے یعنی ضریب اس طرح ہم سے انہوں نے جو پیسہ عوام نے ان کو دیا اس کو صحیح خرچ نہیں کیا جو پیسہ عوام کے لئے انہوں نے لانا تھا وہ پیسہ لایا نہیں اور باقی جو مختلف چیزیں ہیں مثلاً جناب والا میں پاور اینڈ لیر بیخہنٹ ایسی تو دوسرا یہ چیزیں ہیں لیکن میں نشاندہ ہی کرتا ہوں جناب والا جو اور بھل جھٹ ہے اس میں اسی لاکھ روپے اس کے لئے رکھے ہیں اور پھر ابھی ۲۹ پر سفت ۳۳ لاکھ ۳۷ ہزار روپے اور انہوں نے کی ہے یعنی کیوں کیسے آنے پلے اسٹیٹ نہیں کیا کہ اتنی رقم ۸۰ لاکھ روپے آپ کے لئے ضروری ہے آپ کو درکار ہے اور آپ نے پھر ۳۷ لاکھ روپے اس سے مزید کیوں یعنی یہ فضول خرچی میں یہ کسی اور مس بینڈ لینگ میں یہ باتیں آتی ہیں اس طرح جناب والا ایک اور ہے رول ذوقپخت اگرچہ اس پر میں پھربات کر لوں گا کتوں آپ نے جناب والا یہاں ان ایڈ میسیبل قرار دیا لیکن اس میں جناب والا رول ذوقپخت کا ایک پروگرام تھا اس سال کے لئے ایک اسکیم تھی اور اس پر یہاں سے جھٹ میں جتنا میں کچھ سکا

ہوں صفحہ ۷۳ پر ہے انسوں نے ۵۹ ملین کے معنی ہیں ۵ کروڑ روپے پر اجیکٹ کے لئے منظور کے کام ۰۰ میں فیصد ہو چکا تھا لیگت ۹۹ فیصد بنا تھا انسوں نے یعنی یہ کام ڈولپمنٹ کا ۹۹ فیدص انسوں نے اچیو کرنا تھا لیکن ابھی جتاب والا سال یک لئے انسوں نے کیسا رکھا ہے یعنی اس سال خرچ وہ کم ہے یہ اس کو دیکھنا پڑے گا جتاب اس کو reduce کیا جاسکتا ہے

جناب اسپیکر : ذی ماہذ کوئی نہیں کی جاسکتی ہے کوئی ہو سکتی ہے

عبدالرحیم خان مندو خیل : ہاں جتاب بعد میں بات ہو گی لیکن ہر صورت جو رودل ذی لمخت کا کام ہے ان کو جو رقم پائچ کروڑ کی ملی تھی انسوں نے سال میں تین فیصد کام کیا جبکہ کرنا انسوں نے پیچا نوے فی صد تھا ستر فیصد کام ہو چکا تھا پہیس فی صد کرنا تھا اور اس میں اب تین فی صد کام ہو اور وہ خرچ اور پیسہ کیسے گیا اور ابھی ان کا پیچا س لاکھ کا مطالبہ ہے۔

جناب اسپیکر : شکریہ

عبدالرحیم خان مندو خیل : جتاب والا س طرح ان کے مجموعی طور پر مٹلا پوپیس کے لئے وہ تین کروڑ اضافی مانگ رہے ہیں لیکن ریکارڈ کیا ہے؟ آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں جتنا خرچ پوپیس پر ہے اسکے تابع سے جرامم میں اضافہ ہوا ہے جتنی رقم آپ ان پر خرچ کرتے ہیں ان کے حساب سے جرامم وہاں ہوتے ہیں اور ہماری عرض یہ ہے جتاب والا یہ نہ رکھیں اس کی پوزیشن یہ ہے کہ ۱۹۶۴ء میں پوپیس ایریا کے کل دو ہزار جرامم تھے اور پھر ۱۹۶۶ء میں پوپیس ایریا میں جرامم ایکس سو سے زیادہ ہیں اور پوپیس اس پر اتنی رقم اور زیادہ خرچ کرتے ہیں اور دوسرا طرف انسی کے تابع سے جرامم ہو رہے ہیں اور جرامم کی تو میں نے یہ آپ کو عمومی تصویر دی جتاب والا یہ جو گاڑی چھٹے کے جو واقعات ہیں بالکل organize ہیں ہونا یہ چاہئے تھا کہ اگر واپسی پوپیس ہے واقعی وہ ذمہ دار ہو تو یہ جرامم وہاں سے کم ہونے چاہئیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جرامم ابھی گاڑی چھٹے کے ہیں ۱۹۶۴ء میں ۲۶ ہے۔

جناب اسپیکر : آپ کتنے ہیں جرائم بڑھے ہیں

عبدالرحیم خان مندو خیل : بہت بڑھے ہیں لذا اس کے لئے کس طرح پولیس کو ایفا نہ ہوتی ہے اور اس پر تین کروڑ خرچ کریں اس لئے ہم اس کے لئے یہ رکاویت کرتے ہیں کہ مجموعی طور پر پولیس ایریا کو جس حد تک پولیس ہے اس کو مزید آپ نہ کریں یوں ایریا۔ یوں ک وجہ بہنادوں پر اس کی اصلاح کریں اس کو ترقی دیں ان کی تربیت کریں اور ان جرائم کو کم کروائیں جس حد تک شر کے ہیں پولیس کے بھی ہم صاف کتے ہیں جناب والا بے اولی معاف سر شام پولیس تمام ناکے پر بیٹھ کر لوگوں کی جیبوں سے پیسہ نکلتے ہیں وہ کام سر شام تمام پولیس کرتی ہے سر شام ہر روز ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو ہم تنخواہ دیتے ہیں عوام سے پیسہ ملتا ہے اور وہی جو ہیں تمام لوگوں کو عوام کو جنگ کرتے ہیں اور اسکے علاوہ جرائم میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے جناب والا ہم حکومت سے گزارش کریں گے کہ آپنے جو یہ ضمی بحث میں چیزیں پیش کی ہیں ان اور اوں پر یہ خرچ نہیں ہونا چاہئے اور اسکے علاوہ یہاں انہوں نے خود لکھا ہے کہ بلد وزرائی آمدی نہیں ہوئی بلڈ وزر کی آمدی کیسے نہیں ہوئی ہے بلڈ وزر چلتے ہیں آپ ذرا اس ریکارڈ چیک کریں ٹوب میں دھانسر روڈ پر بلڈ وزر چل رہا ہے جگہ کا اور میمنوں سے چل رہا ہے پھر بھی وزیر اعلیٰ اور متعلقہ افسران چیک کریں کہ ان کی کوئی آمدی ہوتا ہے حساب ہوتا ہے اسی طرح ہر جگہ بلڈ وزر چلتے ہیں ان کی پے منٹ نہیں ہوتی ہے ہماری حکومت کے ممبران اور افسران نے اپنا ناتاشہ مالیا ہے اور وہ دونوں ہاتھوں سے جتنا لے جاسکتے ہیں وہ لے جاتے ہیں اس لئے جناب والا یہ رکاویت ہے کہ اس کا میں آئینم نیکس کا بھی جو میں نے کمپیسر نیکس کیا تین لاکھ روپے سے زرعی نیکس میں جمع کیا ہے اور چھ لاکھ روپے یہ مانگ رہے ہیں کہ ہمیں دیں ہم خرچ کریں یہ پوزیشن ہے ان کی شکریہ

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ صاحب آپ اس کے لئے ارشاد فرمائیں

سید احسان شاہ : شکریہ جناب اپنے کرچا ہے تو یہ تھا کہ موجودہ سپلیمنٹری جو جو باوس میں پیش ہے اس پر فاضل ممبر ان میرے دوست حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مناسب اور بہتر سپلیمنٹری جو جت ہے لیکن پتہ نہیں خیوں ہماری سیاست کی روایات کا یہ حصہ ہے کہ کسی چیز کے یا کسی اچھے اور ثابت پہلو بھی ہوں تو اسکی مخالفت کرنا ضروری ہوتی ہے پتہ نہیں یہ سلسلہ کب ختم ہو گا۔ موجودہ سپلیمنٹری جو جت جو باوس کے سامنے ہے اگر ہم حقائق کے سامنے اس کا جائزہ لیں تو میں آپ کی خدمت میں گزشتہ سالوں کے جو جت کے سلسلے میں ایک موازنہ پیش کروں گا جو باوس کے علم میں لانے کے لئے ہے جناب اسے قبل ۱۹۹۳ء کا جو سپلیمنٹری جو جت تھا ۱۹۹۴ء کا کروز کا تھا اور ۱۹۹۴ء کا سپلیمنٹری جو جت ایک سو ایکس کروز کا تھا ۱۹۹۵ء کا سپلیمنٹری جو جت ایک سو چوبھر کروز کا تھا ۱۹۹۷ء کا سپلیمنٹری جو جت ۱۹۹۶ء کا تھا جبکہ اس سال سپلیمنٹری جو جت کا سائز بارہ کروڑ ہے آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چھپلے ایک سال میں حکومت نے فائل پوریشن پر کتنا کنٹرول کیا ہے اور پلک کے پیسے کو ضائع ہونے سے کتنا چاہیا۔ جناب والا میرے دوست نے کچھ لکھتے اٹھائے ایک سو سیپ کا مسئلہ تھا۔ کہ سیپ میں ۳۰ کروڑ روپے ہمیں کیوں نہیں جناب مسئلہ یہ نہیں تھا کہ سیپ میں پیسے خرچ نہیں ہوئے جیا کی بات یہ ہے کہ سیپ سے ہو ہمیں تیس کروڑ روپے ملنے تھے وہ پیسے ہمیں نہیں ملے صوبائی حکومت کو ۳۰ کروڑ کی جگہ پر کوئی ایک کروڑ ۵۸ لاکھ روپے ملے تھے تو جب ہمیں ملے ہیں ایک کروڑ ۸۵ لاکھ روپے تو ۳۰ کروڑ کیاں سے آتے ہیں جناب والا زراعت کے متعلق جو دوستوں کا اندازہ ہے ہم نے غلط ہے وہ بھی ایسا نہیں ہے زراعت کے متعلق جو ہمارا اندازہ تھا وہ صحیح تھا لیکن صوبے میں جتنی آفات آئی ہیں جتنے مسئلے ہوئے ہیں وہ شاید علاقہ جات میں بھی مکران کے ایسا میں بھی صوبے کے ہر جگہ جو قدرتی آفات آئیں ایک تو ان کی وجہ سے ریونیوں متاثر ہو اور دوسرا بوجو مجموعی طور پر کٹ لگائی گئی یا جو پیسے ہمیں نہیں ملے وہ مرکزی حکومت سے نہیں ملے اس کی وجہ سے بھی کافی کام متاثر ہوئے اور جمال تک جناب سود کی رقم بڑھنے کا تعلق ہے یہ نامرکزی حکومت کے بس میں ہے ناہارے بس میں ہے ڈال کے ریٹ دن بدن تبدیل ہوتے رہتے ہیں

جس کے اثرات مرکزی حکومت پہ بھی اور چاروں صوبوں پہ بھی پڑھتے ہیں اور جو اسیٹ یونک کا دوارب تک کروڑ روپے قرض تھا صوبائی حکومت پہ ان کی توجہ ناگزیر سودہر حال میں دینی ہے اور وہ atforce بھی ہم سے کاٹ سکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا اس میں حکومت کی کوئی کوتاہی ہے یا حکومت کی اس میں کوئی نااہلی ہے اور جہاں تک میرے دوست نے پہ جو پچاس لاکھ ہے ان کا ذکر کیا اور اس کے ساتھ وہ پانچ کروڑ مالے گئے جناب وہ تو اے ڈی پی کے صفحہ نمبر ۳۵ میں اگر دیکھ لیں تو وہ ڈی پی پہنچ کا حصہ ہے اور وہ میں آرائیں پی کے خرچ ہوئے ہیں اور اب جناب والا جو پچاس لاکھ روپے ہم نے سپلائمنٹری میں رکھے ہیں وہ تنخوا ہوں کے مد میں ہے جملی کی مد میں نیلی فون کی مد میں ہیں اے کی مد میں ہیں پڑوں اور running development تھوڑی بیت اس کی مد میں ہیں اس کا اس مد سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور میرے دوست نے جو ذکر کیا پولیس کا اور الاء اینڈ آرڈر کا اسکے متعلق حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں جن علاقوں میں یوں ہے اور جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ یوں کہ یونیورسٹی میں کافی ہے ان علاقوں کے جرام کی روک تھام کے لئے اس کے متعلق حکومت نے ایک واضح پالیسی بنائی ہے کہ ان یوں علاقوں کو کوئی میں پولیس سینٹر میں ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس کے بعد ان کی کار کردگی میں بہتری لانے کے لئے ان علاقوں میں تعینات کی جاتی ہے لیکن موجودہ سپلائمنٹری میں جو ہم نے پیسے رکھے ہیں ہو کوئی luxury کے لئے یا کوئی ایسی چیز نہیں جس سے کہ پیسے کا خیال ہو اس کی جناب میں تفصیل بتاتا ہوں اس میں ریکولر الاؤنس جو ہے وہ تمیں لاکھ ہے اے کی مد میں ایک لاکھ ۶۵ ہزار کی یوں بیفارم ہے ۲۰ لاکھ کی اور man compensation of police کی اور سرکاری ڈیوٹی میں تھے اور وہ مقابلے میں مارے گئے تھے ایک نام غالبًا محمد خان اور ایک کاشیر محمد تھا یہ چھ لاکھ روپے ان کو compensation کے طور پر دیئے جا رہے ہیں دوست میں نہیں سمجھتا کہ اسکیں کوئی ایسی بات ہو جس میں کہ پیسے کا خیال کیسی پہ نظر آتا ہو تو جناب والا یہ سپلائمنٹری جو اس وقت ہاؤس کی نیبل پہ ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں کیسی پہ بھی کسی قسم کے پیسے کا خیال نہیں ہے اور اگر ہم گزشتہ ماں سالوں کے سپلائمنٹری کے مقابلے میں اس کو دیکھیں تو ہماری تمام دوستوں کو appre-

کرنی چاہئے کہ موجودہ حکومت نے گز شدہ سال پہلے منی کو ضائع ہونے سے کافی حد تک چالا ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم نے سو فیصد چالا ہے لیکن آپ یوں سمجھ لیں کہ سو ملے ہم نے توے فیصد چالا ہے شکریہ جتاب

جناب اسپیکر: شکریہ جتاب وزیر خزانہ صاحب ہی مر بانی عبدالرحیم خان مندو خیل

عبدالرحیم خان مندو خیل: ذرا جتاب والا وہ جو - rural and develop-

ment کی بات انہوں نے کی کہ یہ جو ہے ڈیوپمنٹ کے بارے میں پائچ کروڑ روپے خرچ ہوا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ڈیوپمنٹ کے پائچ کروڑ میں وہ انہوں نے خرچ کیا پائچ کروڑ بھی نہیں ہے یعنی ۵۹ ملین یعنی تقریباً پائچ کروڑ نوے لاکھ یا ان کا خرچ ہوا لیکن کام انہوں نے تمیں فیصد کیا اب تمیں فیصد کام پر اسکے علاوہ پھر ریگولر الاؤنسز یعنی کیا وہ لوگ اس کے کو الیکٹریٹ تجوہ کیکہ آپ ان کو یہ رقم دیں یعنی اپنی تجوہ ان کے جو الاؤنسز اور ان کے ریگولر الاؤنسز تجوہ وہ لے رہے ہیں پائچ کروڑ روپے انہوں نے خرچ کیا پائچ کروڑ نوے لاکھ اور تمیں فیصد کام کیا اور اس کے باوجود ان کے لئے الاؤنسز مانگ رہے ہیں یہ کیا جائز ہو سکتا ہے جتاب والا

جناب اسپیکر: Explain کر دیا ہے وزیر صاحب

عبدالرحیم خان صاحب: اور دوسری بات with due respect جتاب والا

یہاں انہوں نے فرمایا ہمارا اندازہ تھا کہ ہمیں سیپ سے تمیں کروڑ ملیں گے لیکن ایک کروڑ

سید احسان شاہ: جنا اسپیکر question hours ختم ہوا اس کے بعد یہ میرے خیال

میں اصول ہے کہ ایک دفعہ جب دستوں نے debate کی اسکے بعد اگر متعلق وزیر جواب دے

دیتا ہے پھر سوال و جواب کا سلسلہ جاری نہیں رہتا

جناب اسپیکر: وہ درست ہے کہ جب جواب آپ کا ہو حکومت کی جانب سے مگر چاہئے یہ کہ

عبدالرّحيم خان مندو خیل : اس میں میں انشاء اللہ وہ رسول سے نکال سکتا ہوں کہ جناب والا ^{لیکن} یعنی موسن یعنی جہبات کوئی کرے وہ اس کا جواب explanation بناتے ہے

جناب اپنیکر : I have given I have allowed him

عبدالرّحيم خان مندو خیل : آپ کی ہری مردانی جناب والا اس میں ایک اضافہ فرمادے ہے ہیں ذرا ان کے خود الفاظ ہمارا اندازہ تھا کہ ہمیں سیپ سے ۳۰ کروڑ روپے میں گے لیکن ایک کروڑ ۸۵ لاکھ روپے ملے اس کی ہری وجہ یہ ہے کہ سیپ کی عمل در آمد تکر کافی کمی آئی جناب اپنیکر : انہوں نے کہا کہ ہمیں باقی پیسے نہیں ملے یعنی کچھ ملا ہمیں بس اور کچھ ہمیں نہیں ملے

عبدالرّحيم خان مندو خیل : نہیں جناب والا مشکل یہ ہے کہ انہوں نے کام نہیں کیا اس لئے تم کروڑ روپے نہیں ملے آپ اپنا انتہت پڑھیں

جعفر خان مندو خیل : یہ رحیم صاحب صحیح کرنے ہیں reimbursement مد میں ان کے پاس ۳۰ روپے آنا تھا اپنے یہ خرچ کرتے ہیں پھر وائد بینگ سے reimbursement اس کی آئی ہے انہوں نے خرچ ہی نہیں کی تو reimbursement ہی نہیں آئی نہیں جناب جب خرچ کرنے ہیں تو اس کے بعد reimbursement نہیں آئی ہے

عبدالرّحيم خان مندو خیل : اس کی وجہ یہی ہے جناب والا کہ جو بھی پیدہ رکھواں پر پیک کے لئے جو پیدہ دے دیتے ہیں اس پر کام نہیں ہوتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے وہ کاغذوں میں ہوتا ہے

جناب اپنیکر : کام تین فیصد ہوا ہے آپ نے فرمایا جی

عبدالرحیم خان مندو خیل : یہ اور میں تمیں کروڑ اور ضائع ہو گئے جناب والا وہ تو اسکے علاوہ پانچ کروڑ ہے یہ تمیں کروڑ سیپ کے آنے تھے ہم نے خرچ پس اکام کرنا تھا اس کے-reimbursment

جناب اسپیکر : صحیح ہے چلے اب میں next item پر آتا ہوں اب وہ ضمنی مطالبات زر ۹۸-۱۹۹۷ء پر رائے شماری اور کارروائی ہو گی تو کرنٹ expenditure پر بات چلے گی میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مطالبه زر نمبر اپیشن کریں

تخمینہ جات ضمنی میزانیہ بابت سال ۹۸-۱۹۹۷ء

مطالبه نمبر ۱

وزیر خزانہ : جناب والا یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۵ ہزار ۸ سو ۵۹ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چشمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد مانپ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ پیش کریں کہ ایک رقم جو ایک لاکھ ۵ ہزار ۸ سو ۵۹ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چشمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد مانپ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اکیں اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو مخالفت میں ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی
تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک
مطالبه نمبر ۲

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۰ ہزاریاں سو ۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد موزرو ہیکرو ایک برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ ہزاریاں سو ۹۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد موزرو ہیکرو ایک برداشت کرنے پڑیں گے۔ جووار اکیان اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو مخالفت میں ہیں نہ کہیں پونکہ ہاں کی تعداد ازیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوتی تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک
مطلوبہ نمبر ۳

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ لاکھ ۹۳ ہزار ۳ سو ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد میگر میکسر اور محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ لاکھ ۹۳ ہزار ۳ سو ۲۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد میگر میکسر اور محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔ جووار اکیان اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو مخالفت میں ہیں نہ کہیں پونکہ ہاں کی تعداد ازیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوتی تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبه نمبر ۳

وزیر خزانہ : یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۸ لاکھ ۳۵ ہزار ۳ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مداید مندرجہ آف جنس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۸ لاکھ ۳۵ ہزار ۳ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مداید مندرجہ آف جنس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جوار اکیم اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو مخالفت میں ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی
تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبه نمبر ۵

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ ۷ ہزار ۵ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدپولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ ۷ ہزار ۵ سو ۶ روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدپولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالہ نمبر ۵ ایک تحریک تخفیف ہے عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب اپنی تحریک پیش کریں
مطالہ نمبر ۵ مدائے اینڈ آرڈر پولیس سول آرمڈ فورسز
عبدالرحیم خان مندو خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ ۷ ہزار ۵ سو ۶ روپے کے کل مطالبات زر مسلسلہ مدائے اینڈ آرڈر پولیس سول آرمڈ فورسز میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے

تصریحات استرداد حکمت عملی

مطالہ نمبر ۵ مدائے اینڈ آرڈر پولیس سول آرمڈ فورسز
جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ ۷ ہزار ۵ سو ۶ روپے کے کل مطالبات زر مسلسلہ مدائے اینڈ آرڈر پولیس سول آرمڈ فورسز میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے

تصریحات استرداد حکمت عملی

جناب اسپیکر: آپ کی کٹوتی کی تحریک تو آگئی آپ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں
عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب یہاں میں نے جو لکھ کر دیا ہے کہ پولیس کو ان شری حدود تک محدود رکھا جائے جہاں تک اس کا پسلے سے ہی غاز ہو چکا ہے اسکی بھی مزید اصلاحات کی جائیں اسکے ساتھ باقی تمام صوبہ میں لیویز کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے اور ایسی اصلاحات کی جائیں جس سے پولیس اور لیویز دونوں سے ایک طرف عوام تنگ نہ ہوں اور دوسری طرف جرائم ثتم ہوں جناب والا میں نے پسلے سے عرض کیا ہے جو عوٹ کی اس میں کما یعنی پولیس ایریا اور لیویز ایریا میں بھی لیکن پولیس ایریا میں مسلسل جرائم کی تعداد بڑھ رہی ہے اور

جتنا پولیس پر خرچ کرتے ہیں اسی تاب سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے کی نہیں ہوتی ہے اور ہمارے صوبے کی روایات بھی ایسے ہیں کہ یوں ستم کو اگر جدید خطوط پر استوار کیا جائے وہ لوگوں کے ساتھ ان علاقوں میں کم از کم جرام کو اگنائز کرنے کا رجحان پھر نہیں ہو گا تو ہمن یہ تجویز کرتے ہیں حکمت عملی کی حیثیت سے یہ جو آل ریڈی پالیسی ہے یہ صحیح ٹھنڈ ہے اس میں دن بدن پولیس اسیاں کو بڑھایا جا رہا ہے وسیع کیا جا رہا ہے دوسری طرف جرام میں اضافہ ہو رہا ہے یوں کو آپ جدید بندوں پر استوار کریں

دوسری طرف جناب والا مجموعی طور پر جرام ہماری جو آرم فورسز ہیں سول آرم فورسز میں جو لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے ہیں پولیس یا یوں ہیں کہ جرام تو لوگ نہیں کرتے ہیں لیکن یہ منظم طور پر ان سے کرواتے ہیں سر شام پولیس والے کھرے ہو جاتے ہیں روڈوں پر تاکوں پر اور غربیب لوگوں کو لوٹتے ہیں یعنی چھینتے ہیں وہ صرف قانون کا روپ دھارے ہوئے ہوتے ہیں یعنی قانون کی پرویشن ان کو حاصل ہوتی ہے اور مسلسل ہمارے عوام کو ٹنگ کر کے ان کی جیب سے پیرہ نکالتے ہیں جرم کرتے ہیں اور اس کے علاوہ جو جرام ہیں جن کو میں نے پہلے بار بار ڈکر کیا اسٹ پیش کی ڈینا آپ کو پیش کیا اس ڈینا کے مطابق موڑو ہیکل سپنچنگ موڑ سائیکل چھینتے کے واقعات ایسے جرام بر سر بازار ہوتے ہیں اور ابھی تو ان سے ٹنگ آکر لوگ خود اپنا تحفظ کرتے ہیں اور پولیس سے ان کو تحفظ نہیں ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کی حکمت عملی پر بھی اعتراض ہے کہ پولیس کو بالائیکنیڈ کیا جا رہا ہے اور اس حکمت عملی پر بھی کہ پولیس پر جتنا خرچ ہوتا ہے یا یوں پر خرچ ہوتا ہے وہ عام کو لوٹتے ہیں ہم کو اس کو ٹنگ کرتے ہیں اور جرام کو وہ خود منظم کرتے ہیں اس لئے اس کوئی کو منظور کیا جائے مریانی

جناب اسپیکر : مریانی جی وزیر خزانہ صاحب

سید احسان شاہ : شکریہ جناب اسپیکر جس طرح پہلے میں نے تھوڑی دری پہلے ہاؤس کی خدمت میں عرض کی پولیس کی اور یوں کو جدید انداز میں منظم کرنے کے لئے یا جوان میں نقائص

ہیں دور کرنے کے لئے حکومت نے بہت اقدام اٹھائے ہیں اور جماں تک پولیس میں یا یونیورسٹی میں
جرائم کا تعلق ہے اس کی سدباب کے لئے حکومت نے جو اقدام اٹھائے وہ ہاؤس کے سامنے پہلے
پیش کر دیئے اور اس سلسلے میں مزید اگر کسی دوست کے ذہن میں بھر تجویز ہو تو حکومت کو دے
سکتے ہیں اس پر عمل کرنے کے لئے ہم جائزہ لیں گے جاب والا یہ جو کٹ موں ہے ہم اس کو
اپوز کرتے ہیں شکریہ

جناب اسپیکر : شکریہ سوال یہ ہے کہ آیا ہو مطالبہ زر نمبر ۱۷ میں جو گھیر فزر کی تحریک
ہے اس کو منظور کرنا ہے جو اس کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں

جناب اسپیکر : چونکہ نہ کی تعداد زیاد ہے یہ کٹوتی کی تحریک نامنظور کی جاتی ہے اب سوال
یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۵ کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہاں
کہیں جو اس کے خلاف ہیں وہ نہ کہیں ہاں کی تعداد زیاد ہے لہذا تحریک منظور ہوئی۔ اور مطالبہ زر
نمبر ۵ اصل حالت میں منظور ہوا
تحریک منظور کی گئی
مطالبہ نمبر ۶

وزیر خزانہ : جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو اے لاکھ ۶۵ ہزار ۶ سو ۳۹
روپے سے متبازنہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ
۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مقدم خانہ جات و آباد کاری سزا یافتگان برداشت کرنے پڑیں
گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو اے لاکھ ۶۵ ہزار ۶ سو ۳۹ روپے سے متبازنہ
ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء
کے دوران مسلسلہ مقدم خانہ جات و آباد کاری سزا یافتگان برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اکیں اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف میں ہیں وہند کہیں چونکہ ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے
لذا تحریک منظور ہوئی
تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اعلیٰ تحریک مطلوبہ نمبرے

وزیر خزانہ : جناب والا یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹ لکھ ۶۳ سو ۱۲ ہزار ۳۰ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال قائم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مد نار کو نکل کر ترویں برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹ لکھ ۶۳ سو ۲۲ ہزار ۳ سو روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال قائم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مد نار کو نکل کر ترویں برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اکیں اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف میں ہیں وہند کہیں چونکہ ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے
لذا تحریک منظور ہوئی
تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اعلیٰ تحریک مطلوبہ نمبر ۸

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۶۷ لکھ ۳۱ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال قائم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مد پلک ہلکتہ سروبرداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۷ لالکھ ۳۱ ہزار ۷ سو ۳ اروپے سے متجاوزہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۲۰۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلمہ مدپلک ہیئتہ سروسرزادشت کرنے پر ہیں گے۔

مطلوبہ زر نمبر آنھ میں ایک تحریک تخفیف کالوں ہے عبدالرحیم خان مندو خیل اپنی تحریک تخفیف پیش کریں

مطلوبہ نمبر ۸: مدپلک ہیئتہ سروسر

عبدالرحیم خان مندو خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۵ کروڑ ۷ لالکھ ۳۱ ہزار ۷ سو ۳ اروپے کے کل مطالبات زر مسلمہ مدپلک ہیئتہ سروسر میں جبکہ ر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے

تصریحات علامتی تحریک

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ مبلغ ۵ کروڑ ۷ لالکھ ۳۱ ہزار ۷ سو ۳ اروپے کے کل مطالبات زر مسلمہ مدپلک ہیئتہ سروسر میں جبکہ ر ۱۰۰ اروپے کی تخفیف کی جائے

جناب اسپیکر: میں عبدالرحیم خان مندو خیل سے گزارش کروں گا کہ اپنے خیالات اور اس پر وجوہات دیجئے

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب والا اس میں بیوی طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ صرف سو شل و میفہر اسٹیٹ ہونا چاہئے یہ ڈیوٹی ہے گورنمنٹ کی اور جو پارٹیاں ہیں انکا نہ دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ عوام کے لئے سولیات اور سروسر ان میں اضافہ کریں لیکن جناب والا ہوا یہ ہے کہ مثلاً صاف پانی ہمارے صوبے میں صاف پانی تک نہیں ہے اروپہر ہمارا صوبہ بہت ہی غیر بہبود ہے لیکن آج کل ایک نیا جو امریکہ یا انگلینڈ میں ہو سکے وہاں کہتے ہیں کہ چیز آپ جو کچھ یعنی جو سروس آپ کو میا ہوں اسکی آپ ادا سمجھی کریں اب امریکہ اور یورپ والوں کے پاس تو جناب والا تمام دنیا کو

انہوں نے لوٹا ہے تمام دنیا کے وسائل جنم کئے ہیں وہاں کے لئے توحث ہو چکی ہے لیکن یہاں جب ہم سے نیکس پے جا رہے ہیں یعنی اس سال کے ہمارے جناب والا جو بحث ہے یعنی کوئی ۱۶۱۵ ارب روپے اس میں سے کسی ارب روپے ہمارے عوام نیکس دیتے ہیں خود نیکس کا پیسہ میاہ ہوا ہے مختلف طریقوں سے ہمارے عوام دوسرے طریقوں سے ان کے وسائل سرکار حاصل کرتی ہے ایسے حالات میں صاف پانی کا میاکر گور نعمت کی ذمہ داری ہیں وہ عوام جوان کے ذرائع ہیں اسیست کو انہوں نے میاکے ہیں میکسز کی شکل میں natural resources کی شکل میں ان سے ان کو وہ صاف پانی کا حق لیکن لمحہ یہ پالیسی ایسی بنائی ہے کہ واثر پلای اے اسکیم ہے وہ کتنے ہیں community والے چالائیں لمحہ یہ لفظ attractive community برادری تو ہمارے یہ پیشون بلوج community ان کے پاس کتنا پیسہ ہے ان کے کپاس کیا ہے جوان community سے آپ مزید صاف پانی کا بھی پیسہ لیں گے اللہ تعالیٰ نے مفت پانی ان کو دیا تھا ابھی آپ جو کہتے ہیں کہ ہم پانی میاکر رہے ہیں اور وہ پانی جو ہے ابھی اس سے ان کا maintainence ان کا خوچہ تو یہ ناکام چیز ہے اسلئے یہاں صوبے میں کم از کم تین سو سے زیادہ واثر پلای اسکیم ایسے کھڑے ہیں ہند پڑے ہیں ہماری یہ رکویت ہے کہ گور نعمت اس پالیسی کو صحیح کرے اور یہ جو مدد جناب والا ان کو حوال کر کے اور گور نعمت اسے چلانے گور نعمت اس سے خوچہ کریں اور اس کو maintain کریں عوام اس کو smaintain کیں کر سکتے ہمارے عوام کو تو ایک لیویز کی نوکری ایک چپر اسی قاصد کی نوکری کیلئے لوگ باہر کھڑے ہوتے ہیں تمام دن اسکیل میں منشروعوں کے پاس آتے ہیں بھسخ منشروعوں کے پاس تو یہی ایک تھیار ہے کہ پانچ چھو قاصد کے نوکری ان کی جیب میں ہے اور وہ اپنی پارٹی مانتے ہیں ہماری غربت اس جگہ پر ہے انگریز نے بھی اس سے ناجائز فائدہ لیا colonist ہے اس اے ناجائز فائدہ لیا ہماری غربت سے اور آج ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ صاف پانی کے لئے بھی اس کے چوکیدار کو اس کے کام کرنے والے کو اور پھر اس کی repair کی تحریک ہی دیتے ہیں ہمارے عوام کے پاس کہاں ہے اتنا پیسہ کہ وہ تو already آپ نیکس لے رہے ہیں اس لئے جناب والا ہم یہ رکویت کرتے ہیں

گورنمنٹ سے کہ اس پالیسی کو آپ تبدیل کر دیں اور یہ تمام کا خرچ جا کا اتنا پسہ ایسے ہی ضائع ہوتا ہے اردو روپے تو یہت کم رقم ہے اس پر خرچ ہوگی اور عوام کے لئے ایک فائدہ مند عمل ہے اب کے صحت کے لئے ایک بحکمہ لازمی جزو ہے زندگی کا مردانی جتاب اسلئے اس کوئی کو منظور کیا جائے

جناب اپنیکر، وزیر خزانہ صاحب

سید احسان شاہ : شکریہ جناب اپنیکر جناب پبلک بیلٹھ میں اس وقت تقریباً اوی سات سو ایک اسی میں جو ۱۹۹۲ء سے پہلے، فی تھی یہ حکمہ پبلک بیلٹھ چارہ بہے اس کے بعد جوور لہ بک اور دوسرا ایجنسیوں کے ساتھ جو معاملہ ہوئے ہیں ان کے تحت جو وائز سپائی جد میں ملی گی community کو رانفر کئے جائیں گے تاکہ ان کے چلا نے کا مدد و مسٹ وہ خود کریں گی لیکن قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ community جو بے ہر حل میں یا ان کو کوئی ہمولات دیے بغیر ان پر یہ لازمی ہے یا یہی طور پر کہ وہ چلاۓ ایسا بھی نہیں ہے بمحض پہنچ تین ٹھیکنے میں حکومت خود ان کو چلا کے دیتی ہے پہلے تین میئن میں حکومت خود ان کو چلا کے دیتی ہے پہلے تین میئن میں جتنا یو نیو آتا ہے وہ اس community کے اکاؤنٹس میں جمع کئے جاتے ہیں تاکہ اگر کوئی major break down ہو یا کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو جس میں اخراجات کی زیادہ ضرورت ہو تو وہ ان رقوم سے پورا کئے جائیں اور دوسرا بات یہ ہے کہ جناب، الا Welfare State کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر چیز فری میں دیں بال جماں تک حکومت کی ذمہ داری ہے مثلاً وہ بنا کے دے اور اس سک سولت پہنچانے کا مطلب ہے وہ تو یقیناً حکومت کی ذمہ داری ہے مثلاً وہ بنا کے دے اور اس روڈ پر motor vehicle tax جو بے وہ اپنالے یا پہنچنے کے پانی کے لئے آپ وائز سپائی بنا کے دیں آپ ان کو اسکیم بنا کے دیں لیکن اب یہ نہیں کہ اسکے expenditure کے لئے بھی کوئی پسہ نہ لے اور یہ دنیا میں کوئی ایک مثال دیں کہ کس ملک میں ایسا ہو رہا ہے تو جناب، الائیں سمجھتا ہوں کہ یہ کٹ موشن کی ضرورت نہیں تھی اور ہم اس کو اپوز کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر : شکریہ بن سوال یہ ہے کہ مطالبہ نمبر ۸ میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے جو اسکے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں جو اس کیخلاف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ نہ کہنے والوں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک نامنظور ہوئی اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۸ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں جو اس کے خلاف ہیں وہ نہ کہے ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۸ اصل حالت میں منظور ہوا

تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۹

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۳ ہزار کے سو ۶۶ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران سلسلہ مدپاؤ لیشن پلانگ برد اشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۳ ہزار کے سو ۶۶ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران سلسلہ مدپاؤ لیشن پلانگ برد اشت کرنے پڑیں گے۔

جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی

تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۱۰

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۳ لاکھ ۷۳ ہزار ایک سو ۸۵

روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہ سال تک
۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدافودی قوت اور لیبر انتظام برداشت کرنے پر ہیں گے

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۳ لاکھ ۳۷ بڑا ایک سو ۸۵ روپے سے
متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہ سال تک ۳۰ جون
۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدافودی قوت اور لیبر انتظام برداشت کرنے پر ہیں گے۔

مطلوبہ نمبر ۱۰ میں ایک تحریک تخفیف کا نوٹس ہے عبدالرحیم خان مندو خل صاحب اپنی تحریک
تخفیف پیش کریں

مطلوبہ نمبر ۱۰ میں پاور اینڈ لیبر میجمنٹ

عبدالرحیم خان مندو خل : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۲۳ لاکھ ۳۷ بڑا
ایک سو ۸۵ روپے کے کل مطالبات زر مسلسلہ مدمین پاور اینڈ لیبر میجمنٹ میں بقدر تمیں لا اکھ
روپے کی تخفیف کی جائے
تصریحات کفایت شعاراتی

جناب اسپیکر : تحریک تخفیف یہ ہے کہ مبلغ ۲۳ لاکھ ۳۷ بڑا ایک سو ۸۵ روپے کے
کل مطالبات زر مسلسلہ مدمین پاور اینڈ لیبر میجمنٹ میں بقدر تمیں لا اکھ روپے کی تخفیف کی جائے
تصریحات کفایت شعاراتی

عبدالرحیم خان مندو خل : جناب والا اس میں اصل پہلو تو یہ ہوتا ہے کہ ہم اس کی
اسک پالیسی پر اپنی تجاوزہ دیتے ہیں لیکن وہ ہم آئندہ بعثت میں کنوئی دین گے اب یہ ہونا چاہئے کہ
پرائیوری ہونی چاہئے میں پاور اور لیبر میجمنٹ میں ہمارے صوبے میں میں پاور پر خرچ ہونا چاہئے
ایک بہت بڑا پہلو ہے اسکی ترقی کے لئے لیکن ہم نے جو یہاں پر کنوئی کی تحریک یہاں پیش کی ہے
اسلئے کہ جناب والا چھٹے سلا یعنی یہ جاری سال ۱۹۹۸ء میں کل اسی لاکھ روپے رکھے گئے

تین میں پاور اور لیبر پینٹنگز میں لیکن اس میں اضافہ ۳۰ لاکھ روپے کا بھی وہ مان گئے تھے جن میں ۱۴۹ اعشار یہ ۲۱ فیصد اس میں اضافہ کیا ہے یہ بات آپ کو کیسے معلوم نہیں تھی اس کا استحث کیا تھا کیا نی پیز آپ نے رکھی اور کیوں رکھی آپ نے اس پیز کو اور اسے پیز کے لا جیک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہاں اسیبلی میں کیوں پیش نہیں کیا کون سی ایسی پیز تھی جو بعد میں ہند کروں میں ہوئی اس لئے جتاب والا اس پر یہ بہت اضافی خرچ ہے اس کا کوئی جواز نہیں ہے اسلئے یہ کنوئی منظور کی جائے مر بانی

جناب اسپیکر : شکریہ وزیر خزانہ صاحب

سید احسان شاہ : جناب والا اگر میں اس کی تفصیل معزز ممبر کو بتاؤں تو میرے ذیال میں والا سے اتفاق کریں گے جناب والا اس میں یہ کوئی غیر ضروری اخراجات نہیں ہیں بلکہ یہ ریگوں کی مد میں ہیں جن میں ۳۲۳ لاکھ کے ہزار ایک سو پانچ روپے لیبارڈ پینٹنگ کو دیئے جادے ہے جس میں جناب والا یہ پاور کی رقم اسی لاکھ نہیں ہے بلکہ یہ ستر کروڑ اسی لاکھ روپے ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ایسے پیسے کا خیال ہے یا اس میں کوئی اتنی ناطبات ہے کہ جس کے لئے تجھ کیک پنجین زر پیش کی گئی ہے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب والا اس کو آپ پیک کر لیں اگر آپ نے اتنی بڑی رقم کی ہے تو پھر تو ہم ہرے خوش ہوں گے۔

سید احسان شاہ : یہ رقم بے ۸۷ میں جناب والا میرے ذیال میں میرے دوست اے اے پی کو دیکھ رہے ہیں وہ اے اے پی کون دیکھیں بھے اس اس کا جو نام و پینٹنگ بہت اخراجات کو دیکھیں یہ ان سے متعلق ہے۔

عبد الرحمن خان مندو خیل : جناب اسپیکر پچھلے سال جو رقم آپ نے رکھی تھی اگر آپ نے سالوں کے سات کروڑ روپے رکھے ہیں وہ اپنے لئے پچھلے سال آپ نے میں پاور کے

لئے کتنی رقم رکھی ہے اس کا صفحی نمبر آپ ذرا بتا دیں

جناب اسپیکر : آپ نے اپنے اپنے دلائل دے دیئے ہیں اب اس پر سوال و جوابی گنجائش نہیں ہے

سید احسان شاہ : جناب والا وہ تو اے پی ذی کی بات کر رہے ہیں جس میں ہن ذو ڈیمنٹ کی بات کر رہا ہوں لہذا تم اس کت موشن کو اپوز کرتے ہیں

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا مجھے صرف ایک منت کا ہامہ میر

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان صاحب تیاری کر کے آئے ہیں آپ نے اس پر دلائل تو دیئے ہیں

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا میں چھپتے سال کی رقم بتا رہا ہوں کہ چھپتے سال انہوں نے اس میں میں کتنی رقم رکھی تھی آپ سالوں کا پراجیکٹ چھوڑیں آپ نے اتنے سال سات کروڑ روپے رکھے ہیں یا چار کروڑ رکھے ہیں میں چھپتے سال کی رقم پوچھ رہا ہوں چھپتے سال کی رقم اسی لاکھ روپے ہے مجھے اس کا حوالہ نہیں مل رہا ہے۔

جناب اسپیکر : تحریک جو چیز ہوئی ہے اس پر حدث ہوئی چاہئے تھی بہر کیف آپ اُسیں جیسا ہر میں بلا کر بتا دیں شکریہ جناب

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا یہ صفحی نمبر ۱۵ پر دیکھیں ہے آپ صفحہ ۱۵ نکالیں چھپتے سال کا پبلک سیکٹر ذو ڈیمنٹ پروگرام ۹۸-۹۹ء اس میں تمام خرچا میں پاور کے لئے ہے یہ ہے ۸۸۵ اور اس میں وہ کام ہو گا کتنے ۵۲ پر حدث یہ ہے جناب والا اس کے معنی ہے اسی لاکھ ۸۸۵ ہزار ۵ سورہ پے یہ رکھا ہے انہوں نے ہے یا نہیں

سید احسان شاہ : جناب والا پچھلے سال کے اخراجات دیکھیں اور اس وقت تاں جذبہ ڈیپنٹ پر حکم نہیں ہو رہی ہے اور ڈیوبنٹ پر حکم ہو رہی ہے
عبد الرحمن خان مندو خیل : میں تو اسی میں پادر پر کٹوتی کی تحریک دی ہے لمحہ ہے میں ڈیوبنٹ کی بات کر رہا ہوں اس کا کل خرچہ ڈیوبنٹ پر اسی لاکھ روپے کر رہے ہیں اور چالیس لاکھ لاواں نسیم دیتے ہیں اس کا کیا جواز بنتا ہے۔

وزیر خزانہ : آپ جو فرمادے ہیں وہ پیڈی ایس پی کے متعلق فرمادے ہے یہی ہم تو-expen-dature کی بات کر رہے ہیں آپ ڈیوبنٹ کی بات کر رہے ہیں

جناب اسپلیکر : آپ کی یہ کٹوتی کی تحریک نہیں ہے قبیلے میں اب سوال پیش کرتا ہوں اب سوال یہ ہے کہ مطالبه نمبر ۱۰۱ میں جوانوں نے کٹوتی کی تحریک پیش کی ہے اس کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں باں کھن اور جو اس کے مخالف ہیں وہ نہ کہیں پوچکرنے والوں کی تعداد ازیادہ ہے اس لئے کٹوتی کی تحریک کو نہ منظور کیا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مطالبه نمبر کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں باں کھن جو اسکے خلاف ہیں نہ کہیں باں کی آواز زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبه اصل حالت میں ظلمور ہوا

تحریک منظور کی گئی

مطالبه نمبر ۱۱

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۵ لاکھ روپے سے متوجہ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماہی سال ستمبر ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد قدرتی آفات اور بناہ کاری برداشت کرنے پر ہیں گے

جناب اسپیکر: تحریک ہے کہ ایک رقم جو ۵۵ لاکھ روپے سے متجاوز ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتھہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد قدرتی آفات اور تباہ کاری برداشت کرنے پر ہیں گے جو اکیں اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں اور جو مخالف ہیں نہ کمیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی تحریک منظور کی جنی

جناب اسپیکر: اگلی تحریک
مطالبه نمبر ۱۲

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۸ سو ۲۶ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتھہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد قدرتی آفات اور تباہ کاری برداشت کرنے پر ہیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۵ لاکھ ۸۳ ہزار ۸ سو ۲۶ روپے سے متجاوز ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتھہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد قدرتی آفات اور تباہ کاری برداشت کرنے پر ہیں گے۔ جو اکیں اس کے حق میں ہیں ہاں کمیں اور جو مخالف ہیں نہ کمیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی تحریک منظور کی جنی

جناب اسپیکر: اگلی تحریک
مطالبه نمبر ۱۳

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۵ لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو اس سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ میں جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۵ لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو اس سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ میں جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے جووار آکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں پوچکہ ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے لذا تحریک منظور ہوئی تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک
مطلوبہ نمبر ۱۲

وزیر خزانہ : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ ایک ہزار ۵ سو روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مددیسی ترقی برداش کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ ایک ہزار ۵ سو روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مددیسی ترقی برداش کرنے پڑیں گے جووار آکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں پوچکہ ہاں کی تعداد اور زیادہ ہے

(مداخلت)

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میں مطابق زر نمبر ۱۳ پر پوچھت آف آرڈر پر

کوئی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں

جناب اسپیکر : اس کے متعلق تو میں نے عرض کر دیا ہے آپ اسکے لئے سیرے جیسا

میں آجائیں میں نے کہہ دیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب میں یہاں روں پیش کروں گا

جناب اسپیکر : میں نے آپ کو لکھ کر بھج دیا ہے اگر آپ کو اعتراض ہے تو آجائا مجھ سے بات

کرنا آپ تشریف رکھیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب آپ نے جو بھجے تحریری دیا ہے آپ نے یہ الفاظ

لکھے ہیں

جناب اسپیکر : میں اس کی اجازت نہیں دیتا اگر آپ کو اعتراض ہے تو بعد میں بات کر لیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہاں جوابات ہو گی روں کے مطابق ہو گی اور روڑا

میں ہم اس کے لئے آرکو کر سکیں گے یہاں آپ کے الفاظ ہیں

جناب اسپیکر : میں اسکے لئے آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اسپیکر نے آپ کو کسی چیز کے

لئے چھوڑ دیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : آپ بھی یہ روایت نہ ڈالیں کہ روں پیش کرنے کا موقع

ہی نہ دیں

جناب اسپیکر : آپ کی تین کوئی کی تحریکیں آچکی ہیں تین میں لا یا ہوں چو تھی کی مجھے کیا

تکلیف تھی؟

عبدالرحیم خان مندو خیل : نہیں جناب ہر ایک اپنی اہمیت رکھتا ہے ہر تحریک کوئی
کی اپنی اہمیت ہے

جناب اسپیکر : آپ یہ کہ رہے ہیں کہ یہ مطالبہ زریکی غلط ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں اور اسکے
لئے کوئی کی تحریک پیش کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو مطالبہ زرخاط ہے اور جن
لوگوں نے اتنا خرچ کیا ہے جنہوں نے کام تین فیصد کیا ہے پانچ کروڑ روپے خرچ کے ہیں اور پھر
ان کو پچاس لاکھ روپے اور دے رہے ہیں پچاس لاکھ روپے کے متعلق وزیر خزانہ کہتے ہیں کہ ہم
الاؤنسز کی بات کر رہے ہیں یعنی ان لوگوں کو جو کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں اور کام نہیں
کرتے ہیں اور پھر پچاس لاکھ روپے اور دے رہے ہیں۔ (ماہیک بد)

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان صاحب تشریف رکھیں اس طرح سے مسئلہ نہیں چلے گا
آپ تشریف رکھیں پلیز آپ شیخیں میں اس کے متعلق لکھ کر آپ کو دے دیا ہے آپ تشریف
رکھیں

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ ۹۶ ہزار ۵ سو ۳۰ روپے سے متجاوزہ
ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۸ء
کے دوران مسلسلہ مد دیکی ترقی برداشت کرنے پر ہیں گے جو اسکے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو
ارکین مخالف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد افزایادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی
تحریک منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

وزیر خزانہ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۳ لاکھ ۳۲ بڑا
وپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ
۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے دوران مسلسلہ مدد ایڈ آرڈر برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۳ لاکھ ۳۲ بڑا ووپے سے متجاوزہ ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال چتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۸ء کے
دوران مسلسلہ مدد ایڈ آرڈر برداشت کرنے پڑیں گے
جووار اکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا
تحریک منظور ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ضمنی جست برائے سال انہیں سوتانوے انہیں سو
احنافوے منظور ہو گیا

جناب اسپیکر : اب اس بیل کی کارروائی مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۸ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے
ملتوی کی جاتی ہے
اس بیل کا اجلاس دو پر بارہ بج کر پندرہ منٹ پر مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۸ء صبح گیارہ بجے تک کے لئے
ملتوی ہو گیا